سورة البلد

لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۙ ۝۱ وَ اَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۙ ۝۲ وَ وَالِدٍ وَّ مَا
وَلَدَ ۙ ۝۳ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ كَبَدٍ ؕ ۝۴ اَیَحْسَبُ اَنْ لَّنْ یَّقْدِرَ
عَلَیْهِ اَحَدٌ ۘ ۝۵ یَقُوْلُ اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا ؕ ۝۶ اَیَحْسَبُ اَنْ لَّمْ یَرَهٗۤ
اَحَدٌ ؕ ۝۷ اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَیْنَیْنِ ۙ ۝۸ وَ لِسَانًا وَّ شَفَتَیْنِ ۙ ۝۹ وَ هَدَیْنٰهُ
النَّجْدَیْنِ ۚ ۝۱۰ فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ۫ ۖ ۝۱۱ وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ ؕ ۝۱۲ فَكُّ
رَقَبَةٍ ۙ ۝۱۳ اَوْ اِطْعٰمٌ فِیْ یَوْمٍ ذِیْ مَسْغَبَةٍ ۙ ۝۱۴ یَّتِیْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ۙ ۝۱۵ اَوْ مِسْكِیْنًا
ذَا مَتْرَبَةٍ ؕ ۝۱۶ ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَ تَوَاصَوْا
بِالْمَرْحَمَةِ ؕ ۝۱۷ اُولٰٓىِٕكَ اَصْحٰبُ الْمَیْمَنَةِ ؕ ۝۱۸ وَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِاٰیٰتِنَا هُمْ
اَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَةِ ؕ ۝۱۹ عَلَیْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ۝۲۰ ع

مطالعہ حدیث

عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

السَّاعِی عَلَی الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِینِ كَالْمُجَاهِدِ فِی سَبِیلِ اللهِ أَوْ

الْقَائِمِ اللَّیْلَ الصَّائِمِ النَّهَارَ

صحيح البخاري » كتاب النفقات » باب فضل النفقة على الأهل

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص بیوہ اور مسکین کی مدد کے لیے دوڑ دھوپ کرے وہ ایسا ہے جیسے جہاد فی سبیل اللہ میں دوڑ دھوپ کرنے والا یا دن بھر روزہ اور رات بھر قیام کرنے والا

سورة البلد

- سورہ کا نام **البَلَد** ہے۔ یہ لفظ اس کی پہلی آیت میں مذکور ہے
- **مقامِ نزول اور زمانہ نزول**
- یہ سورۃ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔ مکی زندگی کے اس دور میں نازل ہوئی ہے جب کفار مکہ رسول اللہ ﷺ کی دشمنی میں پوری طرح کھل گئے تھے۔ اور انھوں نے آپ ﷺ کے خلاف ہر ظلم و زیادتی کو اپنے لیے حلال کر لیا تھا۔ اور آنحضرت ﷺ نے بھی اشرافِ قریش کے کردار کی خرابیوں پر تنقید کرنا شروع کردی تھی۔
- یہ سورۃ اپنے مضامین کے اعتبار سے پچھلی سورۃ (الفجر) سے جڑی ہوئی ہے
- دونوں سورتوں میں قریش کے طغیان و سرکشی کے رویے پر تنبیہ ہے

سورة البلد

- اس سورۃ میں واضح کیا گیا کہ انسان ایک اخلاقی وجود رکھنے والی مخلوق ہے جسے دارالامتحان میں کھڑا کر دیا گیا ہے
- اس کا یہ سمجھنا کہ میں من مانی کرنے کے لیے آزاد ہوں اور مجھے خدا کے حضور جوابدہی کے لیے حاضر ہونا نہیں ہے وہ بنیادی غلطی ہے جو انسان کے پورے رویہ کو غلط بنا کر رکھ دیتی ہے۔ اس کے بعد نہ اس میں فرض شناسی پیدا ہوتی ہے اور نہ حقوق کی ادائیگی کا احساس ابھرتا ہے
- اس کا موضوع دنیا میں انسان کے لیے دنیا کی صحیح حیثیت سمجھانا اور یہ بتانا ہے کہ خدا نے انسان کے لیے سعادت اور شقاوت کے دونوں راستے کھول کر رکھ دیے ہیں، ان کو دیکھنے اور ان پر چلنے کے وسائل بھی اسے فراہم کر دیے ہیں، اور اب یہ انسان کی اپنی کوشش اور محنت پر موقوف ہے کہ وہ سعادت کی راہ پر چل کر اچھے انجام کو پہنچتا ہے یا شقاوت کی راہ اختیار کرکے برے انجام سے دوچار ہوتا ہے۔

لَآ اُقۡسِمُ بِهٰذَا الۡبَلَدِ ۙ ① وَ اَنۡتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الۡبَلَدِ ۙ ②

لَآ اُقۡسِمُ - نہیں ، میں قسم کھاتا ہوں

بِهٰذَا الۡبَلَدِ - اس شہر کی

وَ اَنۡتَ - اور آپؐ (کو)

حِلٌّۢ - حلال (سمجھا) ہے (کفارِ مکہ نے) / رہتے ہیں / حلال بنانے والے ہیں

بِهٰذَا الۡبَلَدِ - اس شہر میں

حل ، یحل ،

حِلٌّ : ۱- کسی چیز کی گرہ کھولنا وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِنْ لِسَانِي محلول ، حلول ، تحلیل

۲- کسی جگہ رہنا أَوْ تَحُلُّ قَرِيبًا مِنْ دَارِهِمْ 13/31 محِل ، محلّہ

۳- کسی چیز کا جائز ہونا أُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيمَةُ الْأَنْعَامِ 5/1 حلال ، حلالہ

وَ وَالِدٍ وَّ مَا وَلَدَ ۙ ﴿٣﴾

وَ وَالِدٍ - اور قسم ہے جننے والے کی (والد کی)

وَّ مَا - اور اس کی جو

وَلَدَ - اس نے جنا (اولاد کی)

- جو جنا گیا ہو۔لفظ کا واحد جمع مذکر مونث چھوٹے بڑے سب پر اسکا اطلاق
- آگے جواب قسم میں چونکہ انسان کا لفظ استعمال ہوا ہے اس لحاظ سے یہ قرینہ ہے اُس بات پر کہ یہاں والد سے مراد آدمؑ ہیں۔اور مَا وَلَدَ سے مراد وہ تمام انسان ہیں جو نسل آدم سے پیدا ہوئے۔جو اس سے پہلے دنیا میں موجود تھے، آج موجود ہیں اور قیامت تک پائے جائیں گے

لَآ اُقۡسِمُ بِهٰذَا الۡبَلَدِ ۙ ﴿۱﴾ وَاَنۡتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا
الۡبَلَدِ ۙ ﴿۲﴾ وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ۙ ﴿۳﴾

نہیں، میں قسم کھاتا ہوں اِس شہر کی اور حال یہ ہے کہ
(اے نبیؐ) اِس شہر میں تم کو حلال کرلیا گیا ہے۔ اور قسم
کھاتا ہوں باپ کی اور اس اولاد کی جو اس سے پیدا ہوئی

**Nay, I swear by this city, where to assassinate) you
(O Muhammad) have been made lawful in this city
And the begetter and that which he begat**

آیات ۳-۱

- قسمیں
- شہر مکہ کی قسم -اہل مکہ جو اس شہر کا پس منظر اور اس کی تاریخ سے اچھی طرح واقف تھے بتانا مقصود کہ — لق ودق صحرا اور بے آب و گیا وادی میں ابراہیمؑ کا اسماعیلؑ کے ساتھ اس گھر کو بسانا، حج کی منادی، اللہ کا اس شہر کو عرب کا مرکز بنانا، حرم اور امن کا گہوارہ بنانا - کیا اس شہر کی یہ تاریخ تمہارے طرز عمل کو غلط ثابت کرنے کے لیے کافی نہیں
- یہ شہر اگرچہ حرم ہے اور حرم میں لڑنا اور کسی کو قتل کرنا یکسر حرام ہے جنگل کے جانور تک یہاں مامون اور درختوں تک کو کاٹنا بھی حرام لیکن ان لوگوں نے اللہ کے رسولؐ کو دکھ واذیت پہنچانے کو اپنے لیے حلال کر لیا ہے

لَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ فِىۡ كَبَدٍؕ ﴿۴﴾ اَيَحۡسَبُ اَنۡ لَّنۡ يَّقۡدِرَ عَلَيۡهِ اَحَدٌ ۘ ﴿۵﴾

لَقَدۡ - بیشک

خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ - ہم نے پیدا کیا ہے انسان کو

فِىۡ كَبَدٍ - مشقت میں

كبداً: درد جگر میں مبتلا ہونا (مشقت اور جگر سوزی)

اَيَحۡسَبُ - کیا وہ گمان کرتا ہے

حَسِبَ يَحْسَبُ - to deem

گمان کرنا، خیال کرنا، شمار کرنا

اَنۡ لَّنۡ - کہ ہرگز نہیں

يَّقۡدِرَ - بس چلے گا

قَدَرَ يَقْدِرُ قُدْرَةً قادر ہونا، اندازہ مقرر کرنا طاقت رکھنا

عَلَيۡهِ اَحَدٌ - اس پر کسی کا

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ کَبَدٍؕ ﴿۴﴾ اَیَحْسَبُ اَنْ
لَّنْ یَّقْدِرَ عَلَیْهِ اَحَدٌ ۘ ﴿۵﴾

در حقیقت ہم نے انسان کو مشقت میں پیدا کیا ہے
کیا اُس نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ اُس پر کوئی قابو نہ پا سکے گا؟

Verily We have created man into toil and struggle
What, does he think none has power over him,

لَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ فِىۡ كَبَدٍ ؕ ﴿۴﴾ اَيَحۡسَبُ اَنۡ لَّنۡ يَّقۡدِرَ عَلَيۡهِ اَحَدٌ ۘ ﴿۵﴾

- جوابِ قسم کی وضاحت
- یہ جوابِ قسم ہے وہ بات جس پر وہ قسمیں کھائی گئی ہیں جو پہلے مذکورہ ہیں۔ کہ اس دنیا میں انسان کو آرام و آسائش کی زندگی اور چین کی بنسری بجانے کے لیے نہیں بھیجا گیا بلکہ اسے مشقت میں پیدا کیا گیا ہے
- یہ شہر مکہ گواہ ہے کہ کسی اللہ کے بندے نے اپنی جان کھپائی تھی تب یہ بسا اور عرب کا مرکز بنا۔
- اس شہر مکہ میں محمد ﷺ کی حالت گواہ ہے کہ وہ ایک مقصد کے لیئے طرح طرح کی مصیبتیں برداشت کر رہے ہیں
- انسان کی زندگی۔ماں کے پیٹ سے لیکر قبر تک تکلیف، محنت و مشقت۔۔

لَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ فِیۡ کَبَدٍ ؕ ﴿۴﴾ اَیَحۡسَبُ اَنۡ لَّنۡ یَّقۡدِرَ عَلَیۡهِ اَحَدٌ ۘ ﴿۵﴾

- جو انسان اس قدر مشقتوں میں گھرا ہوا، تغیرات میں محصور اور ارادوں کی بجاآوری میں کمزوریوں کا شکار، کیا اسے یہ بات زیب دیتی ہے کہ وہ یہ گمان کرے کہ اس پر کوئی قادر نہیں ہو سکتا اور کوئی اس کا سر نیچا کرنے والا نہیں
- حالانکہ وہ قدم قدم پر دیکھ رہا ہے کہ اس کی تقدیر پر کسی اور کی فرمانروائی ہے۔ زلزلے کا ایک جھٹکا، ہوا کا ایک طوفان یا سیلاب کا ایک ریلا اسے یہ بتا دینے کے لیے کافی ہے کہ وہ اپنی سرکشی کے باوجود حقیقت میں کتنا کمزور ہے
- بڑے سے بڑے حکمران کو حالات کی ایک لہر عرش سے فرش پر گرا دیتی ہے۔ بڑا تنومند انسان ایک حادثے میں اپاہج ہو جاتا ہے، عاد و ثمود جیسی ترقی یافتہ قومیں اللہ تعالیٰ کے لشکروں کے مقابلے میں ڈھیر ہو جاتی ہیں

اس نے نہ جانے یہ کیسے سمجھ لیا ہے کہ کوئی اس پر قابو نہیں پا سکتا۔

يَقُوْلُ اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا ؕ ﴿۶﴾ اَيَحْسَبُ اَنْ لَّمْ يَرَهٗٓ اَحَدٌ ؕ ﴿۷﴾

يَقُوْلُ - وہ کہتا ہے

اَهْلَكْتُ - میں نے ہلاك کر دیا (خرچ کر دیا)

أَهْلَكَ يُهْلِكُ
ہلاک کرنا، ضائع کرنا

مَالًا لُّبَدًا - ڈھیروں مال

بطورِ استعارہ - بہت سا مال

لُبَد: کسی چیز کے ساتھ چپک جانا- کسی انسان کے گرد اکٹھا ہو جانا

اَيَحْسَبُ - کیا وہ خیال کرتا ہے

اَنْ لَّمْ - کہ نہیں

يَرَهٗٓ اَحَدٌ - دیکھا اس کو کسی نے

يَقُوْلُ اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا ؕ ۝٦ اَيَحْسَبُ اَنْ لَّمْ
يَرَهٗۤ اَحَدٌ ؕ ۝٧

کہتا ہے کہ میں نے ڈھیروں مال اڑا دیا
کیا وہ سمجھتا ہے کہ کسی نے اُس کو نہیں دیکھا؟

He says (boastfully); Wealth have I squandered in abundance!
What, does he think none has seen him?

يَقُوْلُ اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا ؕ ﴿۶﴾ اَيَحْسَبُ اَنْ لَّمْ يَرَهٗۤ اَحَدٌ ؕ ﴿۷﴾

- انسان کی مزید کج فہمی
- باوجود اس کے کہ وہ تغیرات اور مصائب میں گھرا ہوا ہے لیکن پھر بھی یہ سمجھتا ہے کہ کوئی اس پر قادر نہیں ہو سکتا۔
- مال جن اعضاء وجوارح اور جن صلاحیتوں اور توانائیوں کے نتیجے میں کمایا جاتا ہے وہ سب اللہ تعالیٰ کی دین ہیں۔ان میں سے کسی چیز کو نہ اس نے پیدا کیا نہ اسکا مالک ہے اسکے باوجود بر خود غلط ہونے کا حال یہ ہے کہ بجائے اس مال و دولت کو امانت سمجھنے کے اپنی ملکیت سمجھتا ہے اور اس کو بے دریغ لٹاتا ہے
- نہ اسے یہ پرواہ ہے کہ جن مصارف میں، میں نے یہ مال خرچ کیا ہے ان مصارف کی حقیقت کیا ہے۔

أَيَحْسَبُ أَنْ لَّمْ يَرَهٗٓ اَحَدٌ ؕ ﴿٧﴾

- شیخی بگھارنے والوں کا محاسبہ
- ایسے شیخی بگھارنے والوں کو تنبیہ - کہ کیا یہ شخص گمان کرتا ہے کہ اسے اس طرح مال اڑاتے ہوئے کسی نے نہیں دیکھا۔ اس کے اوپر کوئی خدا نہیں؟
- اس کی زندگی کا ہر مرحلہ گواہی دیتا ہے کہ وہ ہر وقت اللہ کے حصار میں ہے۔
- وہ دیکھ رہا ہے کہ اس کی دی ہوئی امانت میں کس طرح خیانت کی جا رہی ہے اور اس کے عطا کردہ اعضاء و جوارح اور ذہنی رعنائیوں کو کس طرح غلط کاموں میں کھپایا جا رہا ہے۔ وہ نیتوں کا حال بھی جانتا ہے اور جن مقاصد کے تحت یہ دولت خرچ کی جا رہی ہے وہ بھی اس سے مخفی نہیں۔ اس سے پوچھا جائے گا کہ تمہارے گرد و پیش میں صدہا غریب و مسکین ضروریاتِ زندگی کے لیے ترستے رہے اور تم اپنے نام و نمود کے لیے دولت کو لٹاتے رہے۔

أَلَمْ نَجْعَلْ لَّهُ عَيْنَيْنِ ﴿٨﴾ وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ ﴿٩﴾ وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ ﴿١٠﴾

أَلَمْ - کیا نہیں

نَجْعَلْ لَّهُ - ہم نے بنائیں اس کے لیئے

عَيْنَيْنِ - دو آنکھیں

وَلِسَانًا - اور زبان

وَّشَفَتَيْنِ - اور دو ہونٹ شفہ کی جمع

اردو میں: بِالْمُشافَہ آمنے سامنے، روبرو، دوبدو

وَهَدَيْنٰهُ - اور ہم نے دکھائے اس کو

النَّجْدَيْنِ - دونوں راستے نَجد- کسی گھاٹی پر اترنے اور چڑھنے کا راستہ

اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ ۙ ﴿٨﴾ وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ ۙ ﴿٩﴾
وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ ۚ ﴿١٠﴾

کیا ہم نے اُسے دو آنکھیں اور ایک زبان اور دو ہونٹ
نہیں دیے؟ اور دونوں نمایاں راستے اُسے (نہیں) دکھا
دیئے؟

Have We not made for him a pair of eyes?
And a tongue, and a pair of lips?
And shown him the two highways?

محمد اقبال

أَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ ۙ ﴿٨﴾ وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ ۙ ﴿٩﴾ وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ ۚ ﴿١٠﴾

- نعمتوں کا صحیح مصرف
- ان اعضاء اور جوارح کا ذکر جو انسان کو اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لانے کے لیے دیئے گئے
- کیا ہم نے اسے علم اور عقل کے ذرائع نہیں دیے؟ دو آنکھوں سے مراد گائے بھینس کی آنکھیں نہیں بلکہ وہ انسانی آنکھیں ہیں جنہیں کھول کر آدمی دیکھے تو اسے ہر طرف وہ نشانات نظر آئیں جو حقیقت کا پتہ دیتے ہیں اور صحیح و غلط کا فرق سمجھاتے ہیں
- زبان اور ہونٹوں سے مراد محض بولنے کے آلات نہیں ہیں بلکہ نفس ناطقہ ہے جو ان آلات کی پشت پر سوچنے سمجھنے کا کام کرتا ہے اور پھر ان سے اظہار مافی الضمیر کا کام لیتا ہے۔

اَلَمۡ نَجۡعَلۡ لَّهٗ عَیۡنَیۡنِ ۙ﴿۸﴾ وَ لِسَانًا وَّ شَفَتَیۡنِ ۙ﴿۹﴾ وَ هَدَیۡنٰهُ النَّجۡدَیۡنِ ۚ﴿۱۰﴾

- ایک زبان اور دو ہونٹ بھی عنایت فرمائے
- انسان کو صرف نیکی کرنے کا مکلّف نہیں بنایا گیا بلکہ اس کی یہ ذمہ داری کہ وہ دوسرے لوگوں کو بھی اس پر مائل کرنے کی کوشش کرے۔ اور اگر ایسا نہیں کرے گا تو اس کی نیکی ادھوری رہ جائے گی
- زبان اور ہونٹوں سے بولنے کا کام اور کھانے پینے کی خدمت تو ضمنی خدمتیں ہیں زبان کا اصل کام جس نے اس کو سب سے بڑھ کر اہمیت دی ہے وہ اظہارِ مافی الضمیر ہے۔ تبلیغ و دعوت اور بھلائی کی اشاعت ہے۔
- امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہے، دِلجوئی اور دلدہی ہے، خیر خواہی اور ہمدردی ہے۔ اس جامعیت کی وجہ سے اسے اللہ تعالیٰ نے دو ہونٹوں کی حفاظت میں رکھا ہے۔

اَلَمۡ نَجۡعَلۡ لَّهٗ عَيۡنَيۡنِ ۙ ۝٨ وَ لِسَانًا وَّ شَفَتَيۡنِ ۙ ۝٩ وَهَدَيۡنٰهُ النَّجۡدَيۡنِ ۚ ۝١٠

- محض عقل و فکر کی طاقتیں عطا کرکے اسے چھوڑ نہیں دیا کہ اپنا راستہ خود تلاش کرے، بلکہ اس کی رہنمائی بھی کی اور اس کے سامنے بھلائی اور برائی، نیکی اور بدی کے دونوں راستے نمایاں کرکے رکھ دیے تاکہ وہ خوب سوچ سمجھ کر ان میں سے جس کو چاہے اپنی ذمہ داری پر اختیار کرلے
- یہی بات سورۃ دھر میں فرمائی گئی ہے کہ إِنَّا خَلَقْنَا الْإِنسَانَ مِن نُّطْفَةٍ أَمْشَاجٍ نَّبْتَلِيهِ فَجَعَلْنَاهُ سَمِيعًا بَصِيرًا - إِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيلَ إِمَّا شَاكِرًا وَإِمَّا كَفُورًا
- ہم نے انسان کو ایک مخلوط نطفے سے پیدا کیا تاکہ اس کا امتحان لیں اور اس غرض کے لیے ہم نے اسے سننے اور دیکھنے والا بنایا۔ ہم نے اسے راستہ دکھا دیا خواہ شکر کرنے والا بنے یا کفر کرنے والا

فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ۝ۖ ﴿۱۱﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ ۝ؕ ﴿۱۲﴾

فَلَا اقْتَحَمَ - پس نہ داخل ہوا وہ

اِقْتَحَمَ اپنے آپ کو کسی سخت اور مشقت طلب کام میں ڈالنا

الْعَقَبَةَ - گھاٹی میں

عقبہ: دشوار گزار راستہ جو بلندی پر جانے کے لیے پہاڑوں میں سے گزرتا ہے

- اس جگہ طاعات و عبادات کو عقبہ سے تعبیر فرمایا ہے۔
- اس لفظ سے نیکی کے ان کاموں کی طرف اشارہ ہے جو ہمدردی خلق اور بندگی رب کے نہایت اعلیٰ کام ہیں اور جن کی بعض مثالیں آگے مذکور ہیں۔

وَمَآ اَدْرٰىكَ - اور تم کیا جانو مَا الْعَقَبَةُ - کیا ہے وہ گھاٹی

فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ﴿۱۱﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا
الْعَقَبَةُ ﴿۱۲﴾

مگر اس نے دشوار گزار گھاٹی سے گزرنے کی ہمت نہ کی
اور تم کیا جانو کہ کیا ہے وہ دشوار گزار گھاٹی؟

But he hath made no haste on the path that is steep, And what will explain to thee the path that is steep?

محمد اقبال

فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ۝١١ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ ۝١٢

نعمتوں کی ناقدری پر افسوس کا اظہار

- دو راستے جو اللہ نے اسے دکھائے ان میں سے ایک بلندی کی طرف جاتا ہے مگر مشقت طلب اور دشوار گزار ہے۔ اس میں آدمی کو اپنے نفس اور اس کی خواہشوں سے اور شیطان کی ترغیبات سے لڑ کر چلنا پڑتا ہے۔
- اللہ تعالیٰ نے ان کو شعور و ادراک، نطق و بیان اور ہدایت کی روشنی سے جو نوازا تو اس کا حق یہ تھا کہ یہ نیکی اور ہمدردی خلق کی راہ کی گھاٹیاں عبور کرنے کی کوشش کرتے اور، اللہ کے خاص بندوں میں شامل لیکن یہ اپنی زر پرستی اور پست ہمتی کے سبب سے یہ حوصلہ نہ کر سکے بلکہ ان کا مال ان کے لیے زنجیر پا بن گیا۔

فَكُّ رَقَبَةٍ ﴿١٣﴾ أَوۡ إِطۡعَٰمٞ فِي يَوۡمٖ ذِي مَسۡغَبَةٖ ﴿١٤﴾

فَكُّ -(وہ) آزاد کرانا ہے

- **فَكَّ يَفُكُّ** _ کھولنا، ڈھیلا کرنا، غلام چھڑانا،
- دو ملی ہوئی چیزوں کو الگ کرنا رہن رکھی ہوئی چیز کو آزاد کرانا
- **اردو میں**: فک (فک الرھن)، منفک، ینفک (جزو لا ینفک)

رَقَبَةٍ - گردن (انسانی ذات)

- **رَقب**: غلام ہونا، نگرانی کرنا **رقبہ/رقاب**: پھنسی ہوئی گردن-غلام
- **رقیب**: نگران (ناپسندیدہ معنوں میں) **رقابت**: دشمنی

فَكُّ رَقَبَةٍ ﴿١٣﴾ اَوْ اِطْعٰمٌ فِىْ يَوْمٍ ذِىْ مَسْغَبَةٍ ﴿١٤﴾

اَوْ اِطْعٰمٌ - یا کھانا کھلانا

فِىْ يَوْمٍ - کسی ایسے دن میں جو

ذِىْ مَسْغَبَةٍ - بھوک والا ہے

- سَغَبَ يَسْغَبُ سَغْبًا : سخت بھوکا ہونا
- جُوْع: کھانے کی طلب ہونا (بھوک کا پہلا درجہ)
- مَسْغَبَة: سخت بھوکا ہونا (بھوک کا دوسرا درجہ)
- مَخْمَصَة: بھوک اور خوراک کی کمی سے لاغر ہو جانا (بھوک کا تیسرا درجہ)
- فَمَنِ اضْطُرَّ فِىْ مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ - ۵/۳

فَكُّ رَقَبَةٍ ۙ ﴿۱۳﴾ اَوْ اِطْعٰمٌ فِیْ یَوْمٍ ذِیْ مَسْغَبَةٍ ۙ ﴿۱۴﴾

کسی گردن کو غلامی سے چھڑانا
یا فاقے کے دن کھانا کھلانا

(It is:) freeing the bondman;
Or the giving of food in a day of privation (hunger)

محمد اقبال

فَكُّ رَقَبَةٍ ﴿۱۳﴾ اَوْ اِطْعٰمٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ ﴿۱۴﴾

- خدا کے مقرب اور چہیتے بننے کے لیے گھاٹیاں پار کرنی اور بازیاں کھیلنی پڑتی ہیں۔ مال کے پجاری بن کر تم اس مقام کو حاصل نہیں کر سکتے۔ اگر یہ حاصل کرنا چاہتے ہو تو آؤ سنو کہ اس کے لیے تمہیں کیا کیا کام کرنے ہیں
- اپنی دولت کسی غلام کی آزادی میں صرف کرنا (اسلام نے اپنی دعوت کے بالکل ابتدائی دور ہی میں اس انسانی خدمت اور آزادی کو اپنی سر فہرست نیکیوں میں شامل کرلیا)
- قرض کی غلامی میں جکڑے ہوئے لوگ، ہاری اور مزارع جنھیں زمینداروں نے غلام بنا رکھا ہے، بے کس اور بے بس لوگ جو سودی قرضوں میں جکڑے ہوئے ہیں۔ وہ قیدی جن کے پاس ضمانت کے پیسے نہیں

فَكُّ رَقَبَةٍ ﴿۱۳﴾ اَوۡ اِطۡعٰمٌ فِیۡ یَوۡمٍ ذِیۡ مَسۡغَبَةٍ ﴿۱۴﴾

- دوسرا مصرف- آدمی بھوک کی حالت میں کسی قریبی یتیم، یعنی رشتہ دار یاپڑوسی یتیم کو کھانا کھلانا
- یہاں کھانا کھلانے سے مراد صرف روٹی کے چند نوالے نہیں بلکہ ہر طرح کی ضروریات کی کفالت ہے۔
- ان اداروں کا قیام - جو یتیم کی مکمل کفالت اور ان کی تمام ذمہ داریوں کو پورا کرنے والے ہوں - ایسے اداروں کی دامے درمے سخنے مدد کرنا
- یتیم کی طرح مسکین کی مدد کرنا بھی عَقَبَہ میں شامل ہے۔ بالخصوص ایسے مسکین کو کھانا کھلانا جو خاک نشین ہو۔ یعنی اس کی ضرورتوں نے اسے فاقہ کشی تک پہنچا دیا ہو

يَّتِيۡمًا ذَا مَقۡرَبَةٍ ۙ﴿۱۵﴾ اَوۡ مِسۡكِيۡنًا ذَا مَتۡرَبَةٍ ؕ﴿۱۶﴾

يَّتِيۡمًا - کسی یتیم کو جو

ذَا مَقۡرَبَةٍ - قربت والا ہے (قرابتدار ہے)

- قَرُبَ يَقْرَبُ قُرْباً: کسی چیز سے قریب ہونا۔ رشتہ دار
- قربان / قربانی ہر وہ چیز جس سے اللہ کی قرب جوئی کی جائے
- القربیٰ: رشتہ دار

مقرّب: جسے قربت حاصل ہو تقریب

اَوۡ مِسۡكِيۡنًا - یا مسکین کو (جو)

ذَا مَتۡرَبَةٍ - محتاجی والا ہے (خاک نشین) تُراب: مٹی

متربة: خاک میں پڑا ہوا

يَّتِيمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ﴿١٥﴾ أَوْ مِسْكِينًا ذَا مَتْرَبَةٍ ﴿١٦﴾

کسی رشتہ دار یتیم کو
یا خاک نشین مسکین کو کھانا کھلانا

To an orphan, near of kin
Or to the poor man lying (down) in the dust.

محمد اقبال

ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَ تَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ؕ ﴿۱۷﴾

ثُمَّ كَانَ - پھر وہ ہو

مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا - ان لوگوں میں سے جو ایمان لائے

وَ تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ - اور باہم نصیحت کی ایک دوسرے کو صبر کی

- وصی: حکم دینا، متوقع واقعہ پیش آنے سے قبل ناصحانہ انداز میں ہدایت کرنا
- تَوَاصَی یَتَوَاصِی تَوَاصِیًا : ایک دوسرے کو وصیت کرنا

وَ تَوَاصَوْا - اور باہم نصیحت کی ایک دوسرے کو

بِالْمَرْحَمَةِ - رحم دل ہونے کی

ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَ
تَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ؕ ﴿۱۷﴾

پھر (اس کے ساتھ یہ کہ) آدمی اُن لوگوں میں شامل ہو جو
ایمان لائے اور جنہوں نے ایک دوسرے کو صبر اور (خلق
خدا پر) رحم کی تلقین کی

Then will he be of those who believe, and enjoin patience, (constancy, and self-restraint), and enjoin deeds of kindness and compassion.

محمد اقبال

ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ؕ ﴿۱۷﴾

○ عَقَبَہ سر کرنے والوں کے مزید اوصاف

○ ان اوصاف کا اعتبار اللہ تعالیٰ کے یہاں اس وقت ہوتا ہے جب ان کے ساتھ آدمی مومن بھی ہو۔ کیونکہ ایمان کے بغیر کوئی عمل، عمل صالح نہیں بنتا، اور نہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قبول کیا جاتا ہے۔

○ دشوار گزار گھاٹی کو عبور کرنے کے لئے بالخصوص صبر کی ضرورت

○ ایک دوسرے کو صبر کی وصیت کرنا یہ صبر سے بھی ایک اونچا درجہ ہے۔ یعنی اسلامی اجتماعیت ایسے درجے پر ہوتی ہے کہ اس کے افراد باہم ایک دوسرے کو صبر کی نصیحت کرتے ہیں اور اس طرح وہ ایمان کے تقاضے پورے کرنے میں ایک دوسرے کے لے ممدومعاون ہوتے ہیں۔

ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَ تَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ؕ﴿۱۷﴾

- عقبہ سر کرنے والوں کے مزید اوصاف
- زمین کے اوپر ایمانی نظام کے قیام کا فریضہ صبر اور مصابرت ہی سے ادا ہو سکتا ہے۔ اس لئے وہ اس راستے میں پیش آنے والی مشکلات پر ایک دوسرے کو صبر کی تلقین کرتے ہیں اور ایک دوسرے کے لئے ثابت قدمی کا باعث بنتے ہیں۔ ایک دوسرے کو حوصلہ دیتے ہیں، ایک دوسرے کو قوت دیتے ہیں۔ تواصی بالصبر سے اشارہ اس طرف کہ مومنین اجتماعی صبر کریں۔ اور یہ کہ وہ ایک دوسرے کے لئے ہمت توڑنے کا باعث نہ بنیں بلکہ ہمت بڑھانے کا باعث ہوں
- جماعت مسلمہ کا وصف - وہ ایک دوسرے کو رحم کی وصیت کریں اور اس فعل پر ایک دوسرے کو اکسائیں اور اسے ایک انفرادی اور اجتماعی فریضہ سمجھیں

أُولَٰٓئِكَ أَصۡحَٰبُ ٱلۡمَيۡمَنَةِ ﴿١٨﴾ وَٱلَّذِينَ كَفَرُواْ بِـَٔايَٰتِنَا هُمۡ أَصۡحَٰبُ ٱلۡمَشۡـَٔمَةِ

يَمَن : دائیں طرف ہونا، باعث برکت ہونا

أُولَٰٓئِكَ - یہی وہ لوگ ہیں (جو)

أَصۡحَٰبُ ٱلۡمَيۡمَنَةِ - داہنی طرف والے ہیں

- المیمنة ۱- سیدھا ہاتھ۔ دائیں سمت۔ یعنی دائیں سمت والے۔
- ۲- برکت و خوش بختی عرب میں یمین (دائیں جانب) مبارک اور سعید سمجھی جاتی تھی اسلیئے اس میں خیر و برکت کے معنی پیدا ہوئے
۳- فوج کا دایاں بازو

وَٱلَّذِينَ كَفَرُواْ - اور وہ لوگ جنھوں نے انکار کیا ہماری آیتوں کا

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا هُمْ اَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَةِ ﴿١٩﴾ عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ﴿٢٠﴾

بِاٰيٰتِنا - ہماری آیت کا

مادہ: ش ا م

هُمْ - وہ ہیں

شَأَمَ يَشْأَمُ
منحوس یا نا مبارک ہونا

اَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَةِ - بائیں طرف والے ہیں

- اہلِ عرب بائیں جانب کو منحوس اور دائیں جانب کو متبرک خیال کرتے تھے اس وجہ سے لفظ يَمَن اور شَأمَ میں اصلی معانی کے ساتھ ساتھ دائیں اور بائیں کے اضافی معنی بھی شامل ہوگئے

عَلَيْهِمْ نَارٌ - ان پر ایسی آگ ہے جو

اَوْصَدَ يُوصِدُ بند کرنا۔
راستہ روکنا

مُّؤْصَدَةٌ - اوپر سے بند کی ہوئی ہے

أُولٰٓئِكَ اَصۡحٰبُ الۡمَيۡمَنَةِ ؕ ﴿۱۸﴾ وَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا بِاٰيٰتِنَا
هُمۡ اَصۡحٰبُ الۡمَشۡـَٔمَةِ ؕ ﴿۱۹﴾ عَلَيۡهِمۡ نَارٌ مُّؤۡصَدَةٌ ﴿۲۰﴾ ع

یہ لوگ ہیں دائیں بازو والے

اور جنہوں نے ہماری آیات کو ماننے سے انکار کیا وہ بائیں
بازو والے ہیں ان پر آگ چھائی ہوئی ہو گی

Such are the Companions of the Right Hand. But those who reject Our Signs, they are the Companions of the Left Hand. On them will be Fire vaulted over

محمد اقبال

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا هُمْ اَصْحٰبُ الْمَشْــَٔمَةِ ﴿۱۹﴾ عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ﴿۲۰﴾

- منکرین کا انجام بد
- جو لوگ اللہ کی آیتوں کا انکار کریں گے، ایمان نہیں لائیں گے، عمل صالح نہیں کریں گے اور جذبۂ رحمت سے محروم ہونے کے باعث اللہ کے بندوں پر رحم نہیں کریں گے، تو وہ بدبختوں میں سے ہوں گے اور ان کا ٹھکانا جہنم ہوگا
- جس میں داخل ہو جانے کے بعد اس کے دروازے ہمیشہ کے لیے بند ہو جائیں گے اور وہ اس سے کبھی نہیں نکل پائیں گے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ۙ فِىْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ یقیناً وہ ان پر (ہر طرف سے) بند کی ہوئی ہے۔ لمبے لمبے ستونوں میں۔"